سوال

ہم نے دو سال پہلے کورٹ میرج کی تھی۔ میں پہلے سے شادی شدہ تھا۔تین ماہ تک ہم ساتھ رہے، اس کے بعد لڑکی کے گھر والوں نے ہمیں ڈھونڈلیا اور لڑکی کو میرے پاس سے لے گئے اور طلاق دینے کا مطالبہ کیا۔ میں اور وہ لڑکی دونوں طلاق کے حق میں نہیں تھے، بہر حال انہوں نے بار بار مجھے جان سے مارنے کی دھمکی دی اور میرے گھر والوں پر بھی دباؤڈالا کہ میں طلاق دے دوں ورنہ میرے ساتھ اچھا نہیں ہوگا۔ اس وقت لڑکی کی عمر 16 سال تھی، انھوں نے کہا کہ لڑکی نابالغ ہے ہم اغوا کا پرچہ کر دیں گے۔ جس کے بعد مجبوراً مجھے طلاق دینی پڑی۔ میں نے اسٹام پیپر پر تین مہینوں میں ہر مہینے کی ایک ایک طلاق لڑکی کو اس کے ایڈریس پر بھیجیں۔ لڑکی کو اس بارے میں کوئی علم نہیں تھا اور وہ طلاق نامہ جو میں نے بھیجا تھا اس کے باپ تک محدود تھا۔ ہم اب دوبارہ نکاح کرنا چاہتے ہیں، اب اس لڑکی کی عمر 19 سال ہونے والی ہے۔ اس معاملے میں ہماری رہنمائی فرمائیں کہ کیا ہم نکاح کر سکتے ہیں یا اس میں بھی حلالہ کی شرط لاگو ہوتی ہے؟ یا پھر حلالہ کے بغیر ہم نکاح کر سکتے ہیں؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شریعت اسلامیہ میں مردوزن کو بدکاری وفحاشی، عریانی وبے حیائی سے محفوظ رکھنے کے لئے نکاح کی اہمیت انتہائی زیادہ ہے۔ شیاطین اوراس کے چیلے جومسلمان کے ازلی دشمن ہیں اسے راہ راست سے ہٹانے کے لئے مختلف ہتھکنڈے استعمال کرتے رہتے ہیں۔ موجودہ معاشرے میں بھی امت مسلمہ میں ان اخلاق رذیلہ کو عام کرنے کے لئے مختلف یہودی ادارے اورآزادی نسواں کے نام سے اٹھنے والی تحریکیں اوریہودونصاریٰ کے تحت اسلامیات کی ڈگریاں لینے والے پروفیسر،ججزاوروکلاء اپنا اپنا فرض ادا کررہے ہیں۔

اگر کوئی لڑکا اورلڑکی عشق معاشقے کی صورت میں گھر سے راہ فراراختیار کرتے ہیں توانہیں پولیس اورنام نہادعدالتوں کا سہارامل جاتا ہے۔ وہ اپنی اس غلط محبت کوولی کی اجازت کے بغیر نکاح کے بندھن کا روپ دھالیتے ہیں۔ آج کل نوجوان لڑکیوں کی خودسری اور گھروں سے فراراختیار کرنے کی وباعام ہے بد قسمتی کی بات ہے بعض نام نہادعلماء بھی انہیں سند جوازفراہم کرتے ہیں ان بدقماش اورآوارہ لڑکیوں کی تائید کرکے معزز اور شریف والدین کی بے عزتی اور بے بسی کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔

شرعی حکم کے مطابق نکاح میں ولی اوردو گواہوں کا ہونا شرط ہے۔ سیدنا ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا نِكَاحَ إِلاَّ بِوَلِيٍّ۔ (سنن أبي داود، النكاح: 2085، سنن ترمذی، النکاح: 1101، سنن ابن ماجہ، النکاح: 1881)(صحیح)

ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

دوسری حدیث میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ۔ (سنن أبي داود، النكاح: 2083، سنن ترمذی، النکاح: 1102)(صحیح)

جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے گی اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔

اسی طرح نکاح کے وقت دو گواہوں کی موجودگی بھی شرط ہے۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ، وَشَاهِدَيْ عَدْلٍ۔ (صحیح الجامع: 7557)

ولی اوردو گواہوں کی موجودگی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

مندرجہ بالا احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نکاح میں ولی اور دو گواہوں کی موجودگی شرط ہے۔

چونکہ آپ نے ولی کی رضامندی کے بغیر نکاح کیا تھا اس لیے آپ کا اس عورت سے نکاح کرنا باطل تھا اور آپ کا اس عورت کو اپنے پاس رکھنا، تعلقات قائم کرنا شریعت کی رو سے ناجائز اور حرام تھا۔ جب نکاح ہی نہیں ہوا تو اس عورت کو طلاق بھی واقع نہیں ہوئی کیونکہ طلاق اس عورت کو ہوتی ہے جو نکاح میں ہو۔

حلالہ کروانا:

یہ بات یاد رہے کہ اگر عورت کو تین طلاقیں ہو جائیں تو حلالہ کروانا حرام اور کبیرہ گناہ ہے، یہ غیر شرعی نکاح کے ذریعے عورت کو سابقہ خاوند کے لیے حلال کرنے کا حیلہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور کروانے والے دونوں پر لعنت کی ہے اور حلالہ کرنے والے کو کرائے کا سانڈ قرار دیا ہے، جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ۔ (سنن الترمذی، النکاح: 1120، سنن النسائی، الطلاق: 3416) (صحیح)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور حلالہ کرانے والے (دونوں) پر لعنت کی ہے۔

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالتَّيْسِ الْمُسْتَعَارِ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: هُوَ الْمُحَلِّلُ، لَعَنَ اللَّهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ۔ (سنن ابن ماجہ، : 1936) (صحیح)

کیا میں کرائے کے سانڈ کے متعلق نہ بتاؤں (کہ وہ کون ہوتا ہے؟) صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے کہا: جی ہاں (بتائیے) اے اللہ کے رسول! فرمایا: وہ حلالہ کرنے والا ہے، اللہ نے حلالہ کرنے والے اور حلالہ کرانے والے (دونوں) پر لعنت فرمائی ہے۔

اگر آپ اس عورت سے نکاح کرنا چاہتے ہیں تو شرعی طریقے کے مطابق نکاح کر سکتے ہیں، جس میں ولی کی اجازت، عورت کی رضامندی، حق مہر اور دو گواہوں کی موجودگی لازمی ہوگی۔

واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

01. فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ
02. فضیلۃ الشیخ عبد الخالق حفظہ اللہ
03. فضیلۃ الشیخ محمد اسحاق زاہد حفظہ اللہ